

"مادی جسم روح کے تابع ہے"

... اعوذ باللہ

... بسم اللہ

ان اللہ و ملائکہ يصلون علی النبی ... یا یاہا الذین امنوا صلو علیہ وسلم تسلیماً

... بسم اللہ

...سورة الفاتحہ

معزز خواتین و حضرات ، محترم دوستو، جناب صدر، میں اپنی خوش نصیبی سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کے درمیان بھیجا اللہ تعالیٰ کا مزید شکر گزار ہوں کہ آپ حضرات نے میری پذیرائی کی مجھے عزت بخشی بلاشبہ یہ کسی مقرر کی یا کسی بڑے کی وہ خوش نصیبی ہے کہ اس کو سننے کے لئے ، اس کی باتوں کو سمجھنے کے لئے افسانہ و تفریح کے لئے اور کچھ سیکھنے اور سکھانے کے لئے اس اللہ تعالیٰ اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کا اجتماع نصیب کرے میں جو آپ حضرات کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مادی جسم اور روحانی جسم کا آپس میں کیا رشتہ ہے مادی جسم کیا ہے اور روحانی جسم کیا ہے کیا ایسا کوئی اسکول ہے یا طریقہ ہے کہ مادی جسم میں رہتے ہوئے آدمی روحانی جسم کا تعارف حاصل کر لے اور مادی جسم کے جذبات و احساسات کے ساتھ روحانی جذبات و احساسات کا علم حاصل کر لے ہر پڑھا لکھا آدمی اس بات سے کسی بھی طرح انکار نہیں کر سکتا کہ مادی وجود کی حرکات و سکنات مادی وجود میں جذبات و احساسات مادی وجود کے اعمال و حرکات اپنی ذاتی نہیں ہیں میں آپ سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ گفتگو ایک بالکل نئے موضوع پر ہے اور یہ ہے جب کوئی بات نئے موضوع پر ہوتی ہے تو اس میں بہت ساری باتیں شعور فوراً قبول نہیں کرتا تھوڑا سا زور پڑتا ہے شعور کے اوپر جب زور ڈالاجاتا ہے اس سلسلہ میں اگر کوئی بات شعور کے اوپر وزن ڈالتی ہے وہ شعور بوجھ محسوس کرتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ جب میں اپنی معروضات ختم کر لوں آپ کہیں دل سے سوالات کریں جن سوالات کا جواب اللہ تعالیٰ مجھے سچھا دیں گے میں انشاء اللہ آپ کو جوابات پیش کروں گا اور جو سوالات میری سمجھ سے بالا ہوں گے وہ میں انشاء اللہ آپ سے معذرت کروں گا اور آئندہ پھر کسی نشست میں پھر

ایک اللہ تعالیٰ موقع عطا فرمائیں گے اس پر گفتگو ہو جائے گی انسان کا مادی وجود کسی بھی طرح

independent

نہیں اس کی مثال یہ ہے کہ پیدائش پر ہمیں کوئی ذاتی اختیار نہیں ہے ایک اللہ تعالیٰ نے مخصوص نظام پیدائش کا بنایا ہے اس نظام کے تحت ہم اس دنیا میں آجاتے ہیں لیکن عملاً ہمیں اپنی پیدائش پر کوئی اختیار نہیں ہے اس نظام کے تحت بچہ کسی بادشاہ کے ہاں پیدا ہو جائے فقیر کے ہاں پیدا ہو جائے غریب برادری میں پیدا ہو جائے ہمیں بھی پیدا ہو جائے اس کی اپنی خواہش یا اپنی چوائس کا کوئی عمل دخل نہیں ہے پیدائش کے بعد اس کی تمام ضروریات کی کفالت والدین کرتے ہیں جس میں سو کے حساب سے پچانو فیصد ماں کا حصہ ہوتا ہے ، پانچ فیصدی باپ کا حصہ ہوتا ہے کوئی زبان نہیں جانتا والدین جو بولتے ہیں وہ اس کی مادری زبان ہو جاتی ہے والدین جس طرح کا لباس پہنتے ہیں بچہ اسی لباس سے مانوس ہو جاتا ہے والدین اگر اسے پڑھا لکھا دیتے ہیں، تعلیم و تربیت کا انتظام کردیتے ہیں تو بچہ عالم فاضل ہو جاتا ہے والدین اگر تعلیم کا بندوبست نہیں کرتے تو بچہ جاہل رہ جاتا ہے پڑھنے جب شعور پیدائشی طور پر لکھنے کے بعد اس کے اندر شعور پیدا ہوتا ہے موجود تو تھا لیکن اس شعور کی ہم کسی بھی طرح کوئی تعریف نہیں کرسکتے پڑھنے لکھنے کے بعد اس کا ایک شعور بن جاتا ہے اب وہ یہ سوچتا ہے کہ میں کیا ہوں؟ کون ہوں؟ کہ ہاں سے آیا ہوں؟ اس دنیا میں جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ اس کا باپ بھی چلا گیا، دادا بھی چلے گئے ماں بھی چلی گئی عزیز و اقرباء بھی چلے گئے اب لامحالہ اس کے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ جب میرا باپ چلا گیا، میرا دادا چلا گیا، نانا چلا گیا تو ظاہر ہے مجھے بھی جانا ہے نہ میں پتہ کہ کہ ہاں جانا ہے لیکن بہرحال وہ یہ اس بات سے واقف ہو جاتا ہے کہ میں کہیں سے آتا ہوں (بھائی اگر باتیں نہ کریں تو زیادہ اچھا رہے گا) بہرحال وہ یہ بات جانتا ہے کہ میں کہیں سے آیا ہوں کچھ عرصہ مسافر کی حیثیت سے قیام کر کے مجھے یہاں سے جانا ہے الگ بات ہے کہ اسے اس بات کا علم نہیں ہے کہ کہ ہاں جانا ہے مذہبی نقطہ نظر سے اسے بتایا جاتا ہے کہ بھئی مرنے کے بعد ایک اور عالم ہے وہاں آپ جائیں گے، رہیں گے جزا سزا کا قانون ہے اچھے کام اگر آپ نہ کئے ہیں اس کی جزا ملے گی اگر اچھے کام نہ ہیں کئے ہیں اس کی سزا بھگتنی پڑے گی یہ جو مسافرت ہے ساٹھ سال، ستر سال کی ہے اب تو عمریں کم ہو کر پچپن ، ساٹھ پر آگئی ہیں زیادہ سے زیادہ اسی سال کے لیجئے اس مسافرت میں جب وہ غور کرتا ہے تو اس کے جو جسمانی تقاضے ہیں وہ جسم کے تابع رہ گزرتے ہیں یہ ملی بات تو یہ ہے کہ اگر اسے بھوک لگتی ہے تو جب تک اسے بھوک کا یا کھانے پینے کا ، اشتہا کا خیال نہ آئے وہ کچھ کھا نہیں سکتا پانی پیتا ہے اگر اسے پانی پینے کا خیال نہ آئے تو وہ پانی

نہیں پی سکتا آپ آفس آتے ہیں ، یہاں بار میں آتے ہیں اگر آپ کو اپنے گھر
 میں یہاں آنے کا خیال نہ آئے آپ گھر سے نہیں نکل سکتے یہاں آپ بیٹھ سکتے
 ہیں اگر آپ کو یہ خیال نہ آئے مجھے گھر جانا ہے تو آپ اس کمرے سے باہر
 نہیں جاسکتے سارا سسٹم ایک، ایک میکنزم اللہ تعالیٰ کا کہ دماغ میں
 خیالات کی ایک رو آتی ہے اس رو کو آپ قبول کرتے ہیں اور اس رو کی
 قبولیت جسمانی اور بدنی مظاہر ہے اگر وہ رو نہ آئے خیال نہ آئے تو جسم جو
 بالکل معطل ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ ہمارا تجربہ یہ بھی ہے کہ جب
 انسان کے اندر سے روح نکل جاتی ہے ، جسم موجود رہتا ہے تو روح نکلنے کے
 بعد اس ڈیڈ باڈی میں یا لاش میں یا مردے میں کوئی حس باقی نہیں رہتی آپ
 اسے جلا دیجئے جیسے ہندو جلا دیتے ہیں اس لاش کی طرف سے کہیں کوئی
 مزاحمت نہیں ہوگی آپ اسے اسلامی طریقہ کے مطابق دفنا دیجئے لاش میں
 کوئی مزاحمت نہیں ہوتی آپ اسے غسل دیجئے نہ دیجئے تختہ پر لٹا کر اس
 کے جسم کا جو لباس ہے اس کو قینچی سے کاٹتے ہیں اس کو ننگا کھلا کر دیجئے
 بالکل کوئی مدافعت آپ کو اس کی طرف سے نہیں ملتی اسی صورت سے
 تاریخ انسانی میں ساڑھے تین ارب سال کی تاریخ بتاتے ہیں سائنسدان یہ تو اللہ
 ہی کو پتہ ہے کتنی ہے ساڑھے تین ارب سال کی تاریخ میں اور چھ ارب
 انسانوں کی آبادی میں ایک مثال ایسی آپ نہیں تلاش کرسکتے کہ کسی مردے
 ماں نہ بچے کو جنم دیا ہو کسی مردے باپ کے ہاں اولاد ہوئی ہو کسی مردے
 جسم نہ اگر دفتر چلایا ہو کسی مردے جسم نہ کسی بھی قسم کی خواہش کا
 اظہار کیا ہو کہ بھئی مجھے کیوں مار رہے ہو مجھے کھانے کو تو دو، پینے کو تو
 دو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر جسم سے جان کا یعنی روح کا رشتہ ہے تو
 جسم کے اندر جذبات و احساسات اور تقاضے ہیں اگر روح کا جسم کے ساتھ
 رشتہ نہیں ہے تو مردے جسم کے نہ جذبات ہیں نہ احساسات ہیں نہ تقاضے
 ہے اس سے یہ پتہ چلا کہ مادی جسم تابع ہے روح کے مادی جسم روح کے تابع
 ہے مادی جسم اور روح دونوں مل کر جذبات و احساسات کا ایک عملی
 مظاہر کرتے ہیں مادی جسم اگر مردے ہے تو اس کے اندر کسی قسم کا
 کوئی جذبہ نہیں ہوتا یہ بات آپ کی سمجھ میں آگئی ہوگی کہ مادی جسم اور
 روح دونوں الگ الگ بھی ہیں لیکن دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم
 بھی ہیں اب روح کی مثال اگر سمجھنے کے لئے بیان کی جائے تو یہ عرض کیا
 جائے گا کہ ہر انسان لباس پہنتا ہے اون کا لباس ہو، سوت یا کٹن کا لباس
 ہو نائلون کا لباس ہو، کھال کا لباس ہو پتوں کا لباس ہو، کسی چیز کا لباس
 ہو آدمی لباس پہنتا ہے اور وہ لباس جسم کے اوپر پہنتا ہے مثلاً اب ہم سب
 کوٹ پہننے بیٹھے ہیں اگر میں یہ چاہوں کہ میں نہ جو کوٹ پہنا ہوا ہے اس کی
 آستین میرے ہاتھ لائے بغیر لے تو آستین نہیں لے گی مثلاً ایک کوٹ ہے اس
 کو میز پر ڈال دیتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں بھئی آستین ہلاؤ آستین نہیں
 لے گی لیکن اگر میرے جسم پر وہ کوٹ ہے اور میں ہاتھ لاتا ہوں تو آستین

ہاں گی۔ یہ ناممکن ہے کہ ہاتھ تو آستین ہو ہاتھ ہاں اور وہ آستین نہ ہاں
 یعنی لباس تابع ہوا مادی جسم کے بالکل یہی صورت روح کی بھی ہے کہ روح
 ایک لباس بناتی ہے مادی اجزاء سے مادی عناصر سے ان عناصر کی ترکیب سے
 جسم کو روح اپنے لئے لباس بناتی ہے جب تک روح متحرک رہتی ہے مادی
 جسم یعنی روح کا لباس بھی متحرک رہتا ہے اب جب روح اس لباس سے رشتہ
 توڑ لیتی ہے بالکل اس طرح جس طرح مادی جسم نہ کوٹ سے اپنا رشتہ الگ
 کر لیا ہے اس کی کوئی حرکت نہیں ہے وہی مادی جسم کی بالکل حرکت نہیں
 رہتی۔ اب ہم یوں کہیں گے کہ مادی جسم دراصل ہماری روح کا لباس ہے
 لیکن روح اور جسم یعنی لباس دو نون لازم و ملزوم ہیں۔ اولیت روح کو ہے اور
 ثانوی درجہ مادی جسم کو ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ اولیت روح کو حاصل ہے
 تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم روحانی علوم بڑی آسانی کے ساتھ سیکھ سکتے
 ہیں۔ اگر ہم روح کا ادراک کر لیں اور روح کو سمجھ لیں یہ مثال ذہن میں
 رکھئے گا کہ کسی مرد آدمی کے ذہن میں جذبات نہیں ہوتے۔ مرد آدمی کے
 شادی نہیں ہوتی۔ مرد آدمی کے بچہ نہیں ہوتے۔ مرد آدمی کی کچھ بھی
 نہیں ہوتی۔ خوش بھی نہیں رہتا۔ صبر بھی نہیں کرتا۔ دفتر بھی نہیں جاتا۔
 اللہ تعالیٰ نہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ایک سلسلہ قائم کیا۔ بتایا جاتا
 ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس دنیا میں تشریف لائے۔ ان پیغمبروں کی
 تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے، جوہر یہ ہے کہ انسان کو بحیثیت مخلوق کے خود کو
 پہچاننا چاہئے۔ مخلوق کی تعریف یہ ہے کہ مخلوق ہمیشہ محتاج ہوتی ہے
 خالق کی تعریف یہ ہے کہ خالق کبھی محتاج نہیں ہوتا۔ تو جب ہم اپنے حالات و
 واقعات اور اپنی زندگی کے معاملات پر غور کرتے ہیں تو کوئی مخلوق ایسی
 نہیں ہے کہ کسی مخلوق کا کوئی فرد اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں
 مجبور نہیں ہوں۔ پانی پینے پر مجبور ہے۔ سانس لینے پر مجبور ہے۔ آکسیجن
 لینے پر مجبور ہے۔ پیدا ہونے پر مجبور ہے۔ بچپن سے جوان ہونے پر مجبور ہے۔
 جوان سے بوڑھا ہونے پر مجبور ہے۔ بوڑھا سے مرنے پر مجبور ہے۔ کاروبار
 کرنے پر مجبور ہے۔ پیٹ کا ایندھن جمع کرنے پر مجبور ہے۔ یعنی کسی بھی
 عنوان سے کوئی ایک فرد یہ نہیں کہہ سکتا کہ میری حیثیت ایسی ہے میں کسی
 طرح مجبور نہیں ہوں۔ اس کے برعکس خالق بے نیاز ہے۔ کسی بھی شے کے
 لئے محتاج نہیں ہے۔ تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے پہلی بات تو یہ بتائی کہ
 مخلوق ہمیشہ محتاج ہوتی ہے اور خالق، اللہ کبھی ذی احتیاج نہیں ہوتا۔
 محتاجی کا مطلب یہ ہوا تابع ہونا۔ محکوم ہونا۔ کسی کی حاکمیت کے زیر
 اثر رہنا۔ پر مجبور ہونا۔ ساتھ ساتھ انبیاء کی تعلیمات یہ بھی ہیں کہ مخلوق اگر
 چاہے تو خالق سے اپنا تعلق قائم کر سکتی ہے۔ رشتہ جوڑ سکتی ہے۔ خالق سے
 رابطہ کر سکتی ہے۔ اس کا طریقہ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بتایا
 ... من عرف نفسه فقد عرف ربه ... کہ رب کو پہچاننے کے لئے ضروری ہے کہ
 آپ اپنی روح کا عرفان حاصل کریں۔ وہ کیوں کریں؟ روح کے پہچاننے کا رب کو

پہچاننے سے کیا تعلق ہوا؟ وہ تعلق قرآن پاک کی تعلیمات کی روشنی میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ... انما امرہ اذا ارادہ شیاء ان یقول لا کن فیکون ... جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کی تخلیق کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ کہتا ہے میں کن ... ہوجا، اور فیکون ... وہ ہوجاتی ہے اس بات کو سب جانتے ہیں اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے کہ ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی، یہودی کوئی بھی ہو کہ کوئی نے کوئی پیدا کرنے والا ہے اب اس کا نام کوئی بھگوان رکھ دیتا ہے کوئی رحمان رکھتا ہے کوئی گاڈ رکھتا ہے کوئی یزدان رکھ دیتا ہے کوئی ایل رکھتا ہے کوئی ایلیا رکھ دیتا ہے لیکن اس بات پر پوری نوع انسانی متفق ہے کہ کوئی پیدا کرنے والا ہے اس پیدا کرنے والے نے جب کن کہا تو کائنات بن گئی اس کے بعد کا جو مرحلہ ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود کو کائنات کے سامنے پیش کیا اللہ تعالیٰ نے خود کو کائنات کے سامنے پیش کیا اور کہا ... الست بریکم ... سب واقف ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تشکیل فرمائی ہے کائنات بن گئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ... الست بریکم ... میں تمہارا رب ہوں اب اس بات پر بڑی فکر کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمہارا رب ہوں تو کائنات نے کہا ... قالوا بلی ... جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں اس سے دو باتیں بڑی آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے روحوں کو مخاطب کیا اور روحوں کو جب یہ کہا کہ میں تمہارا رب ہوں تو روحیں اس آواز کی طرف متوجہ ہوئیں یعنی روحوں نے اللہ کو دیکھا ساتھ ساتھ جب روحوں نے اللہ کی آواز سنی اللہ کو دیکھنے کے بعد ، اللہ تعالیٰ کی آواز سننے کے بعد روحوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ جی ہاں آپ ہمارے رب ہیں اب اس میں دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کی آواز ... اللہ تعالیٰ کی جب آواز روحوں کے کانوں سے ٹکرائی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ روح کے اندر قوت سماعت پہلی بار اللہ کی آواز بنی جب روحوں نے اللہ کو دیکھا اس سے پہلے تو روحوں کو ادراک بھی نہیں تھا تو اس کا مطلب ہوا کہ روحوں نے جب پہلی دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی نظر ملی روحوں کی نظر کا پہلا ٹارگٹ جو ہوا وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہوا تیسرا مرحلہ یہ ہوا کہ روحوں نے اللہ کو دیکھ کر ، اللہ کی جی ہاں ! آپ ہمارے رب آواز سن کر، اللہ کا اقرار کیا قالوا بلی ...

ہیں مختصر یہ کہ روح اللہ کو دیکھ چکی ہے روح اللہ کی آواز سن چکی ہے روح اللہ کا اقرار کرچکی ہے روح اللہ کو پہچان چکی ہے اگر پہچان نہ ہوتی تو روح یہ نہ کہتی کہ جی ہاں ! ہم اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ آپ ہمارے رب ہیں یہ میں آپ کو عرض کرچکا ہوں کہ روح اگر ہے تو جسم روح اگر نہیں ہے تو جسم نہیں ہے اب سوال یہ ہے آپ تمام بن بھائیوں سے، بچوں سے کیا آپ کے پاس ایسی کوئی مثال ہے کہ جس مثال سے آپ اس بات کی تردید کر سکیں کہ روح اصل نہیں ہے؟ ذرا ایک منٹ غور فرمائیں بتائیں میں جب ذرا سانس لے لیتا ہوں ایک مثال! آپ ما شاء اللہ سب پڑھ لکھ لوگ ہیں مجھے تو بہت سی خوشی ہے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے موقع فراہم کیا کہ میں

اللہ اور اللہ کے رسول کی وہ باتیں آپ کے گوش گزار کردوں جن کی تفصیلات
 پتہ نہیں کیوں کتابوں میں نہیں ملتیں آپ مجھے بتائیے کہ زندگی کے کسی ایک
 مرحلہ میں آپ روح کی موجودگی کا انکار کرسکتے ہیں؟ کسی مرحلہ میں؟
 پیدائش سے لے کر بوڑھاپے تک اور بوڑھاپے سے لیکر موت تک؟ نہیں
 کرسکتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اصل جو ہے وہ روح ہے جب تک روح
 مادی جسم سے یا اپنے لباس سے ہم رشتہ رہتی ہے، آدمی کے اندر حرکت باقی
 رہتی ہے اور جب روح اس جسم سے یا اس لباس سے اپنا رشتہ توڑ لیتی ہے تو
 تمام حرکات و سکنات ختم ہوجاتے ہیں اور وہ آدمی کسی کام کا نہیں رہتا یہ
 اسے گڈھے میں ڈال دو یا اسے جلادو یا جو چاہے کردو تو ہماری اصل روح
 ہوئی ہے ہمارے جسم موجود ہیں اس کے تقاضے بھی موجود ہیں ہم اس کے
 کردار سے کسی بھی طرح انکار نہیں کرسکتے لیکن اس کا کردار تابع ہے روح
 کے بالکل اس طرح جیسے میں بات کر رہا ہوں کہ کونہ تک آواز اس لئے پہنچ
 رہی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر میڈیم بن رہا ہے اگر یہ لاؤڈ اسپیکر میڈیم نہ ہو تو
 ممکن ہے میری آواز وہاں تک نہ پہنچے یہی صورت روح کی ہے، بجلی کی
 ہے اگر پنکھے چل رہے ہیں، لائٹیں جل رہی ہیں اگر پیچھے سے کنکشن ختم
 ہوجائے، انرجی آنا بند ہوجائے تو یہاں اندھیرا بھی ہوجائے گا اور پنکھے بھی بند
 ہوجائیں گے تو ہم یوں کہیں گے کہ پنکھا یا ٹیوب لائٹ دراصل بجلی کے
 مظاہر کرنے کا ایک روپ ہے، ایک ہیروپ ہے، ایک جسم ہے اگر بجلی نہیں
 ہوگی تو روشنی نہیں ہوگی ایک کھلونے کے اس کھلونے میں اگر چابی نہیں
 ہوگی تو کھلونے نہیں چلے گا اسی طرح انسانی جسم میں اگر روح بجلی کے
 قائم مقام یا چابی کے قائم مقام روح نہیں ہوگی تو انسانی جسم نہیں چلے گا
 بات صاف ہوگئی اس میں کوئی گنجلک یا ... بات سمجھ میں آگئی نا؟ میں نے
 یہ سوچا اس کو بجائے خطاب کے، تقریر کے، ایک اسکول کی طرح استاد شاگرد
 کی طرح ہر حال اتنی عمر تو میری، میرا خیال ہے میری عمر کا تو کوئی
 نہیں ہوگا یہاں میرے سے چھوٹا ہی ہوگا اچھا اب روح جو ہے وہ اللہ تعالیٰ
 کے فرمان کے مطابق، قانون کے مطابق، قرآن کے مطابق، رسول اللہ کے
 ارشاد کے مطابق روح اللہ کو دیکھ چکی ہے روح اللہ کی آواز بھی سن چکی
 ہے روح اللہ کا اقرار بھی کرچکی ہے اگر ہم اپنی روح سے واقفیت حاصل
 کرلیں، روح چونکہ پہلے ہی اللہ کو دیکھ چکی ہے ازل میں ہم بڑی آسانی سے
 اللہ کو دیکھ لیں گے بڑی آسانی سے اللہ کی آواز سن لیں گے بڑی آسانی سے
 اللہ کو دیکھ کے اقرار کرلیں گے اسی بات کو رسول اللہ نے فرمایا ہے ... من
 عرف نفسه فقد عرف ربه ... جس نے اپنی روح کو پہچان لیا، اس نے اللہ کو
 پہچان لیا ہے کتنی اچھی بات حضور نے فرمائی ہے میرا خیال ہے ہر آدمی نے
 سینکڑوں بار یہ حدیث سنی ہوگی کہ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اللہ
 کو پہچان لیا جس نے روح کو پہچان لیا اس نے اللہ کو پہچان لیا روح کو
 پہچاننے کا مطلب یہ ہے کہ روح اللہ کا ادراک کرچکی ہے اس لئے آپ روح کے

پہچاننے سے اللہ کو پہچان لیتے ہیں اب روح کو کیسے پہچانا جائے؟ روح کو کیسے پہچانا جائے؟ روح کیا ہے؟ بجلی ہے، روشنی ہے؟ نور ہے بجلی ہے؟ کوئی توانائی ہے، انرجی ہے؟ کیا چیز ہے روح؟ یہ تو ثابت ہو گیا کہ جس طرح بجلی کے بغیر کوئی بلب روشن نہیں ہوتا اس طرح روح کے بغیر کوئی انسانی جسم متحرک نہیں ہو سکتا روح ایک نور ہے اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس کو فرمایا ... اللہ نور السموات والارض... اللہ کا نور سماوات اور ارض کی جتنی بھی اشیاء ہیں، ان میں زندگی کا ضامن ہے نور ہوگا تو زندگی ہوگی وہ پہاڑ ہو، درخت ہو، شجر ہو، حجر ہو، زمین ہو، پانی ہو نور اس کی بیس ہے اور نور اللہ کا نور جو ہے وہ روح ہے اب نور کو یا روشنی کو کیسے پہچانا جائے؟ اس کا جو طریقہ ہے وہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ہمیں ملتا ہے اور آخری نبی الزماں نے غار حرا میں گیان کیا ہے غار حرا میں Concentration

کیا ہے غار حرا میں ذہنی یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو تلاش کیا ہے اس کا نام مراقبہ ہے اور یہ غار حرا کا مراقبہ بھی کسی آدمی سے مخفی نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے حج عمرہ کی سعادت کی، حج کی سعادت کی سب کو پتہ ہے کہ رسول اللہ نے غار حرا میں مراقبہ کیا ہے مراقبہ کا مطلب ہے کہ روح کو تلاش کرنے کی جدوجہد روح کو دیکھنے کے لئے ذہنی مرکزیت کا حصول ہے تو روح سے متعارف ہونے کے لئے خیالات سے آزاد ہو کر ... دنیاوی خیالات سے آزاد ہو کر تھوڑی دیر کے لئے ... پندرہ منٹ، بیس منٹ، جتنی دیر ذہنی یکسوئی ہو روح کے اوپر concentrate

کرنا کہ روح کیا ہے دیکھنے یہ بات آپ لوگ سمجھ چکے ہیں کہ اصل روح ہے مادی جسم نہیں ہے اور اگر نہیں کسی کی سمجھ میں آئی تو وہ بتائے، ثابت کرے کہ مادی جسم اصل ہے، روح نہیں ہے ماشاء اللہ سب پڑھ لکھ لوگ ہیں تاکہ میرے معلومات میں بھی اضافہ ہو میں بہت باہر بھی جاتا رہتا ہوں تقریباً میں اب تک الحمد للہ! اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ اٹھارہ ممالک میں اپنا یہ روحانی پیغام پہنچا چکا ہوں (کسی نے کچھ پوچھا ... کوئی سوال کیا)

ایک منٹ ایک منٹ میں نہ یہ بات عرض کی تھی جو بھی بات کسی کو کرنی ہو وہ رک جائے جب تقریر ختم ہوگی پھر سوال کریں گے دیکھئے معاف کیجئے گا ایک آداب مجلس بھی ہوتا ہے میں انشاء اللہ حاضر ہوں میں مجھے کوئی دعویٰ نہیں ہے میں بہت بڑا عالم ہوں لیکن جو کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے علم دیا ہے میری جو ڈیوٹی لگی ہے پہنچانے کی، میا پنے طور سے کوشش کرتا ہوں concentration زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جائے مراقبہ کا مطلب ہے

□ کسی چیز کو حاصل کرنے □ کے لئے □ ذہنی مرکزیت □ ساتھ اس چیز پہ
concentrate

□ ہونا □ اب یہ ایسا کنسنٹریشن ایسی چیز □ جس کو آپ دنیاوی علوم میں بھی
اس سہ □ انکار نہیں کر سکتے □ اب ماشاء اللہ سب وکلاء □ میں □ اگر آپ کو ذہنی
خلفشار □ ہو تو آپ وکیل نہیں بن سکتے □ پڑھائی کے لئے ضروری □ کے آپ کو
ذہنی خلفشار □ ہو ، ذہن

concentrate

□ ہو آپ کا تو اس کے بعد آپ اتنے اچھے نمبر لائیں گے جتنے آپ کو ذہنی یکسوئی
حاصل □ ہو جائے گی □ تو روح کو تلاش کرنے کا جو طریقہ □ ہے □ مراقبہ □ اور
مراقبہ □ یہ □ کے ایک مخصوص وقت مقرر کر کے اپنہ اندر جھانکنا □ اپنہ اندر میں
داخل □ ہو جانا □ اس کے ہر شمار طریقہ □ میں □ رسول اللہ □ نے غار حرا میں مراقبہ
فرمایا □ حضرت ابراہیم □ نے اللہ کو جب ڈھونڈا ، تلاش کیا تو ستارے دیکھے □ تو کہا
یہ اللہ □ ہے □ اللہ □ تو کیسے ہوگا ؟ یہ تو چاند نکل آیا اس سہ زیادہ روشن ہے
□ اللہ □ چاند چھپ گیا تو سورج نکل آیا تو کہا یہ ہر روشنی □ ہے □ اللہ □ ہے
جب سورج کو زوال □ ہوا تو کہا زوال □ ہونے والی ہستی □ اللہ کیسے □ ہو سکتی □ ہے
یہ جو تفکر □ ہے بھی مراقبہ کی تعریف میں آتا □ ہے ڈھونڈنا ، تلاش کرنا ، ریسرچ
کرنا □ سب مراقبہ کے زمرے میں آتے □ ہیں □ آسان ترین طریقہ □ مراقبہ کا نماز
□ ہے لیکن چونکہ نماز میں یکسوئی نہیں ہوتی □ اور یکسوئی اس لئے نہیں
لیکن پریکٹس نہیں کرتے □ کے یار جب ہم مطالعہ کرتے □ ہیں ، کوئی کیس بناتا □
ہے ، ساری ساری رات بیٹھ کے کتابیں دیکھتے رہتے □ ہیں اس کیس کے متعلق □
کبھی □ میں کسی اور کا خیال نہیں آتا ، نماز میں □ ہی خیال کیوں آتا □ ہے ؟ وہاں
جب آپ کو وکالت پڑھائے □ ہوں گے □ میں نے تو پڑھی ہے اس بات کی بھی
پریکٹس کراتے □ ہوں گے □ جب کسی کیس کو آپ بنائیں تو اس کے جتنی بھی
دفعات □ ہیں ان دفعات کو ذہن میں رکھ کر اس کی فلمیں بنائیں □ اگر وہ دفعات
آپ کے ذہن میں نہیں ہوں گے □ تو آپ اچھے وکیل نہیں ہوں گے □ اگر ذہنی
انتشار □ ہوگا □ گھر کا خیال ، اس کا خیال ، اس کا خیال ، اس کی پریشانی تو آپ
مقدمہ کی کارروائی صحیح نہیں کر سکتے □ مقدمہ صحیح نہیں چلا سکتے □ علیٰ ہذا
القیاس ایک خاتون □ ہے □ وہ گھر میں کھانا پکارتی □ ہے اور ان کو ذہنی انتشار
□ ہے □ ہو سکتا □ ہے □ ہو جائے □ ہو سکتا □ ہے □ مرجیں زیادہ □ ہو جائیں □ ہو سکتا □
□ سالن جل جائے □ ہے □ میں بھی آپ ذہنی مرکزیت سہ انکار نہیں کر سکتے □ روح
کو تلاش کرنے کی جو ذہنی مرکزیت □ ہے □ جو پریکٹس □ ہے ، اس کا نام مراقبہ □
□ ہے □ اب اس کے ہر شمار طریقہ □ میں □ پہلی کلاس ، دوسری کلاس ، تیسری
کلاس □ اس کے لئے ضروری □ ہے ، کسی بھی علم کو سیکھنے کے لئے ضروری □ ہے
□ آپ کوئی استاد تلاش کریں □ پڑھائی کا کام سیکھیں گے □ تب استاد چاہئے □ اب

آپ ماشاء اللہ! اتنے پڑھ لکھ لاء کالج چائے! علیٰ هذا القیاس میرا خیال ہے
اتنا کافی ہے اس کے بعد آپ حضرات چاہیں تو سوال کرسکتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ حدیث جو آپ نے پڑھی ہے ... من عرف نفسه فقد عرف ربه ...
اس کا آپ نے ترجمہ فرمایا کہ جس نے اپنی روح کو پہچان لیا، نفس و شے
جس کے لئے موت ہے ... کل نفس ذائقة الموت لیکن روح کا لفظ قرآن پاک
میں احادیث میں نہیں ہے روح کا جسم سے جدا ہونا روح کا عالم ارواح
(میں چلے جانا) تو نفس اور روح کی وضاحت فرمائیں

جواب: کل نفس ذائقة الموت ... قرآن پاک کی آیت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ
جو بھی نفس پہاں پیدا ہوا، دنیا میں آیا اس کو اس دنیا سے جانا ہے موت کا
مطلب ہے انتقال ہونا، منتقل ہونا اور اس کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے کل نفس
ذائقة الموت ... ہر آدمی کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے ایک لفظ کے معانی اور
مفہوم بہت سارے ہوتے ہیں چونکہ من عرف نفسه ... رسول اللہ کا ارشاد
گرامی ہے کہ جس نے اپنے آپ کو پہچانا، نفس کا مطلب اپنا آپ ہے تو اپنا آپ
کی جو میں نے تشریح آپ کے سامنے عرض کی کہ ہمارا اپنا آپ جو ہے و ہمارے
روح ہے اس لئے کہ یہ جسم کے جتنے بھی تقاضے ہیں یہ روح کے تابع ہے اب
ہم یہ کہ روح مرتی نہیں ہے تو موت کا ترجمہ مرنا نہیں ہے موت کا ترجمہ
نقل مکانی انتقال ہونا دیکھئے موت نہیں کہتے ... موت تو کوئی اور لفظ ہے
موت جو عربی کا لفظ ہے ساتھ ساتھ انتقال کا بھی ایک لفظ بولا جاتا ہے
کہ آدمی کا انتقال ہو گیا یعنی منتقل ہو گیا، نفس سے مراد ذات جس نے اپنی
ذات کو پہچانا، اس نے اپنے رب کو پہچانا اب اگر آپ اس کو جسمانی اعتبار سے
بھی غور و فکر کریں تب بھی مسئلہ حل ہوجاتا ہے مثلاً اب انسانی جسم ہے
اب انسانی جسم ایک مشین کی طرح ہے مشین ہے اس میں دل ہے، گرد
ہے، پھیپھے ہیں میں لندن بھی گیا تھا تو وہاں میں نے اس کا حساب کتاب
لگایا تھا ڈیو کا کہ یہ جو ڈیو کا اسٹرکچر ہے اگر یہ سارا اسٹرکچر خریدا
جائے یعنی ہاتھ کی ڈی، پیٹھ کی ڈی، اس کی ڈی تو وہ پونڈ کے حساب
سے میں نے حساب لگایا تو وہ دو کروڑ روپے کا اسٹرکچر ہے اس میں ابھی یہ
دل گرد، پھیپھے کچھ بھی نہیں آیا تو اگر آپ جسمانی اعتبار سے، نفس کو
جسم ہی قرار دیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے سامنے یہ بات آئے گی
کہ دو کروڑ روپے کا اسٹرکچر ہر وقت، یعنی اللہ تعالیٰ کے دو کروڑ روپے آپ
استعمال کرتے ہیں دل گرد، پھیپھے تو بالکل ہی الگ ہیں تو نفس سے میں
نے جو مفہوم لیا ہے وہ یہ ہے نفس سے مراد جس نے اپنے آپ کو پہچانا جس
نے اپنی ذات کا عرفان حاصل کیا اور ذات کو جو میں نے اپنی جو مجھ تھوڑا
بہت اللہ نے علم عطا کیا ہے اس کے مطابق آپ کو بتایا کہ جسم جو ہے و
اصل نہیں ہے جسم روح کا لباس ہے اور موت کا مطلب بھی انتقال ہونا بھی،
نقل مکانی بھی ہے اور روح نقل مکانی کرتی ہے

(..... سوال)

اور کسی کو بھی موقع دے دیجئے میرا خیال

(سوال موت کی کیفیات کے حوالے سے فرمائیے)

جواب: کیفیات تو جب میں مروں گا جب بتاؤنگا ابھی تو میرے اوپر وہ کیفیات مرتب ہیں نہ ہیں بھئی انسان کے لئے تقاضے مختلف ہیں انسان کے تقاضے مختلف ہیں انسان کا جسم مختلف ہے انسان کا قد کاٹھ مختلف ہے سبھی کچھ مختلف ہے

(..... سوال ... روح نقل مکانی کرتی ہے)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ برزخ کے نام سے کیا ہے ہوتا ہے کہ جب ہم کن کے بعد جاں بھی تھے اس کو عالم ارواح کہا گیا ہے عالم ارواح سے ہم اس دنیا میں آئے اب یہ نہیں ہے کہ فوراً عالم ارواح سے نکلے یہاں آگئے ہوتے سارے اس کے بعد مدارج ہیں ہر شمار مدارج ہیں یہاں آئے کہ بعد پھر ہم دوبارہ برزخ میں جائیں گے تو برزخ کا مطلب ہے پردہ مرج البحرین بینہم برزخ برزخ کہتے پردہ کو تو عالم ارواح سے اس دنیا میں جب ہم آئے ہیں توبیخ میں ایک پردہ ہے، برزخ یہاں سے جب ہم عالم ارواح میں دوبارہ جاتے ہیں پھر بیچ میں ایک پردہ ہے برزخ تو روح جو ہے یہاں سے جانے کے بعد برزخ میں رہتی ہے اب اس کی پھر تشریحات ہیں جیسے سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیکن آئے جانے کے درمیان ایک پردہ ہے اس کو برزخ کہتے ہیں اور جس طرح ہم عالم ارواح سے اس دنیا میں آئے ہیں ، مختلف مدارج سے گزر کر اسی صورت سے جب ہم منتقل ہوتے ہیں اس دنیا سے دوسری دنیا میں اس کے بعد جب جب ہم ، مثلاً حشر و نشر ، نفخ صور ، یوم المیزان ، حساب کتاب ، جنت دوزخ ، ابد ، ابدالآباد یہ ساری درجے بندی ہے تو یہاں سے جانے کے بعد روح جو ہے وہ برزخ میں رہتی ہے اور وہاں سے آئے ہوتے بھی برزخ میں قیام کر کے اس دنیا میں آتے ہیں

سوال : مختلف جگہوں پر مراقبہ ہالز ہیں ان کے بارے میں اس سیٹ اپ کے (بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں)

ہمارا جو مشن ہے مشن کے حوالے سے میں آپ سے عرض کر رہا ہوں ایک بزرگ حضرت قلندر بابا اولیا کراچی میں قیام فرماتے تھے ان کا وصال ہو گیا ہے ان کا مزار بھی کراچی میں ہے میں نے الحمد للہ! ان کی خدمت میں شب و روز سولہ سال گزارے ہیں انہوں نے یہ مشن میرے سپرد کیا کہ رسول اللہ کی روحانی علوم آپ کو لوگوں تک پہنچانا ہے نہایت بے سروسامانی کے عالم میں شروعات ہوئی اللہ تعالیٰ نے وسائل بنائے سب سے پہلے میں نے ایک اخبار نکلا کرتا تھا حریت ، اس میں کالم لکھنا شروع کیا اس کے بعد مختلف

اخباروں میں، مختلف رسائل میں لکھتا رہا، لکھتا رہا پھر جنگ میں، میں آگیا
 ہوں اس کا مجھے یاد ہی نہیں کتنے سال سے لکھ رہا ہوں پہلا وہ روحانی
 ڈاک کے نام سے کالم چھپتا تھا آج کل پیراسائیکالوجی کے نام سے چھپتا ہے اس
 کے بعد ایک رسالہ نکال لیا، روحانی ڈائجسٹ کے نام سے الحمد للہ! وہ بہت
 بڑا پرچہ ہے دو اس کے ایڈیشن نکلتے ہیں ایک پاکستان سے نکلتا ہے ایک
 برطانیہ سے نکلتا ہے مہم نہ کوشش یہ کی کہ انسان جو دکھ اور بے سکونی کے
 عالم میں مبتلا ہے اس کو سکون آشنا کیا جائے سمجھ میں یہ بات آئی کہ اگر
 انسان اپنی اصل سے واقف ہو جائے گا تو اس کو سکون ملے گا اس لئے کہ اصل
 سے واقف ہونے کے بعد اس اللہ تعالیٰ کے تعارف سے جتنی اللہ تعالیٰ توفیق
 عطا فرماتا ہے حاصل ہو جاتا ہے اس میں یہ مہم نہ مراکز کھولے جگہ جگہ،
 جگہ جگہ مراکز کھولے کراچی سے وہ شروع ہوا اس کے بعد پھر مہم نہ لاہور
 میں ایک مرکز کھولا مزنگ میں میاں مشتاق احمد عظیمی صاحب، جو وہ کالم
 نگار بھی ہیں فیملی اخبار کے اس وقت میرے برابر میں بیٹھے ہیں پھر باہر
 سلسلہ شروع ہو گیا اب تک ہمارے یہاں انہوں نے تعارف کرایا تھا اسے مراقبہ
 ہالز ہیں میرا خیال ہے کچھ یہ ہو گیا... تھیرے مراقبہ ہالز ہیں تھیرے سینٹر مہم
 نہ اپنی تعلیمات کو سکھانے کے لئے قائم کئے ہیں اس کا مرکز کراچی میں ہے
 ہمارا منشاء اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے کہ آدمی پرسکون زندگی سے آشنا
 ہو جائے اور اس کو اپنے خالق اللہ کا زیادہ نہیں تو کچھ نہ کچھ تعارف حاصل
 ہو جائے اس کے علاوہ ہمارا کوئی مشن نہیں ہے یہی مہم پڑھنا ہے یہی
 مہم سکھانا ہے اس وقت تک میں نہ اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ چوبیس
 کتابیں لکھی ہیں جس میں سے دو کتابیں مشن کی ترویج کے لئے رسول اللہ
 کی سیرت طیبہ سے متعلق ہیں کہ حضور پاک کو مشن پھیلانے میں کتنی
 تکالیف برداشت کرنی پڑیں اور کیا کیا مسائل ان کے سامنے آئے مراقبہ ہال
 میں ہمارے مانجندے بھی صاحبان آتے ہیں مہم ایک تو ان کا علاج کرتے ہیں مہم
 روحانی علاج کرتے ہیں رنگ و روشنی سے علاج کرتے ہیں روشنی سے علاج
 کرتے ہیں اور کلر سے علاج کرتے ہیں میں نے ایک کتاب رنگ و روشنی سے
 علاج بھی لکھی ہے اور ایک کتاب کلر تھراپی بھی لکھی ہے اور یہ جو مشن ہے
 ہمارا اس سے ہم الحمد للہ کسی سے فیس نہیں لیتے کسی سے کوئی مطالبہ
 نہیں کرتے اب سوال لوگ کرتے ہیں جی آپ فیس بھی نہیں لیتے، کسی سے
 مطالبات بھی نہیں کرتے تو پھر یہ اتنا بڑا سیٹ آپ کا... ہالینڈ میں آپ ہیں،
 ناروے میں آپ ہیں، فرانس میں آپ ہیں، اٹلی میں آپ ہیں آخر یہ کیا صورت
 ہے؟ کہ ہاں سے پیسہ آتا ہے اتنا اس کی صورت یہ ہے کہ ہم جہاں بھی سینٹر
 اپنا قائم کرتے ہیں تو جہاں بھی سینٹر قائم ہوتا ہے وہ سینٹر والے خود اپنے
 محدود وسائل میں رہتے ہوئے اس کا انتظام و انصرام رکھتے ہیں دوسری
 صورت یہ ہے کہ ہم کتابیں لکھتے ہیں کتابوں کی ہماری ایک الحمد للہ بڑی
 ایک معقول طلب ہے اس سے ہم یہ تھوڑا چھوٹا موٹا کام کر رہے ہیں ہمارے

پروگرام میں ڈسپنسریاں قائم کرنا ہمارے پروگرام میں اسکول قائم کرنا وہ تو ہم قائم کرچکے ہیں ہمارے پروگرام میں خانقاہی نظام قائم کرنا یہ ایک ہمارا سسٹم ہے اس کو شروع ہونے تو بہت عرصہ ہو گیا ہے لیکن اس کو بیس سال ہو گئے ہیں بیس سال میں الحمد للہ! میں تو اس کو قبولیت کے تحت ہوں کہ آپ لوگوں نے بھی مجھے یہاں بلایا ہے ہماری بات سن لی ہے میں تو اس کو اللہ کی عنایت اور اللہ کا تحفہ سمجھتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ ایسا موقع فراہم کر دیتا ہے کہ میں ایسی جگہ چلا جاتا ہوں لوگ مجھے ایسی جگہ بلالیتے ہیں کہ میں اپنا پیغام پہنچا دیتا ہوں مراقبہ مال اصل میں ایک نام ہے سینٹر کا فلاں سینٹر فلاں سینٹر یورپ میں اگر یہ ہوتا تو اس کو وہاں میڈیٹیشن سینٹر کہتے ہیں ہمارے ہاں اسکول بھی ہیں مادی اسکول بھی ہیں ساتھ ساتھ ہم روحانی اسکول بھی قائم کرتے ہیں مرکز میں قلندر شعور اکیڈمی کے نام سے ہم نے ایک اسکول قائم کیا ہوا ہے اس میں ہم گریجویٹ سے کم نہیں لیتے الحمد للہ اس وقت اس میں ایک سو نو خواتین ، مرد حضرات موجود ہیں یہ ہمارا مختصر سا پروگرام ہے اور اس پروگرام میں ہم کوشش یہ کرتے ہیں کہ انسان اپنی ذات سے اپنی روح سے ، اپنی انا سے واقف ہو جائے روح سے واقفیت میں جو چیزیں حائل آتی ہیں ، رکاوٹ بنتی ہیں اس سے ہم لوگوں کو منع کرتے ہیں مثلاً غصہ نہ کرو مثلاً نفرت نہ کرو کبھی کسی سے اختلاف نہ کرو تفرقہ نہ ڈالو رسول اللہ سے اتنی محبت کرو کہ آپ کو یہ بتانا نہ پڑے کہ میں رسول اللہ کا امتی ہوں خود آپ کا کردار بولے کہ یہ حضور پاک کے امتی ہیں

(.....سوال)

جی یہاں بھی روح بدروح ایک ہی جگہ رہتے ہیں دنیا میں بھی دنیا میں روح بدروح دونوں ساتھ ہی رہتے ہیں بدروح کا مطلب یہ ہے جو برے اعمال کرتے ہیں خوش روح کا مطلب یہ ہے کہ جو اچھے اعمال کرتے ہیں تو یہ روحیں ایک ہی جگہ رہتی ہیں لیکن زون الگ الگ زون وائز ہے لیکن یہ نہیں کہ بدروحیں جو ہیں وہ کسی اور شے میں رہتی ہوں اور خوش روحیں کہ ہیں اور رہتی ہوں

(کسی نے کچھ پوچھا)

نہیں آپ دوزخ اور جنت کا جو مسئلہ ہے وہ ہوگا حساب و کتاب کے بعد

(پھر کسی نے پوچھا)

دیکھئے بھائی بات یہ ہے علمی بات اگر ہم یہاں کریں گے تو یہ سب غلط ہو جائے گا میں نے بتادیا ناں زون ، زون وائز رہتی ہیں زون سب کے الگ الگ ہیں جی...؟

(..... سوال)

ہمارا جو مکتبہ فکر ہے اس مکتبہ فکر سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہم جو پریشان ہیں اور ان پریشانیوں سے جو نئی نئی بیماریاں لاحق ہو رہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ ہمارا جو رشتہ تھا وہ کمزور ہو گیا ہے اللہ کے ساتھ جو یقین تھا اس یقین میں دراڑ پڑ گئی ہے اگر ہم اللہ کے ساتھ اپنے رشتہ کو مستحکم اور مضبوط کر لیں تو یقیناً ہم اللہ کے دوست بن جائیں گے اور اللہ کے دوستوں کے لئے خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ... الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم و لہم یحزنون ... کہ اللہ کے دوستوں کو خوف اور غم نہیں ہوتا ظاہر ہے جب انسان کی زندگی سے خوف اور غم نکل جائے گا تو سوائے سکون کے، راحت کے اور خیر کے کیا چیز رہ جائے گی؟ ہم اللہ کا زبانی تذکرہ تو بہت کرتے ہیں لیکن اندرونی طور پر اللہ کے ساتھ جو ہمارا رشتہ ہے وہ نہیں جس طرح ہم زبان سے دعویٰ کرتے ہیں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ... قولوا اسلمنا ... یہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں ... ولما یدخلوا لایمانک فی قلوبکم ... لیکن ابھی ان کے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا ایمان کی کمزوری سے بے سکونی ہوتی ہے پریشانی ہوتی ہے یقینی ہوتی ہے وسوسہ آتی ہے اور ان وسوسوں کی بنیاد پر ظاہر ہے آدمی کی نیند بھی خراب ہوتی ہے معد بھی متاثر ہوتا ہے جہنجھلاہٹ بھی آتی ہے غصہ بھی آتا ہے اور پھر اس کے جو اثرات جسم پر مرتب ہوتے ہیں اس سے نئی نئی بیماریاں ظاہر ہوتی ہیں اگر کوئی بندہ اپنی روح سے واقفیت حاصل کر لیتا ہے لازماً وہ اللہ سے واقف ہو جاتا ہے اور جب اللہ سے واقف ہو جاتا ہے تو اللہ کا دوست بن جاتا ہے اور اس کو سکون حاصل ہو جاتا ہے سکون کے بعد پرسکون آدمی اتنا بیمار نہیں ہوتا جتنا بے سکون آدمی بیمار ہو جاتا ہے ہم روحانی علاج کے ساتھ ساتھ رنگ و روشنی سے بھی علاج کرتے ہیں ایک بھائی نے لکھا ہے رنگ روشنی سے علاج کس طرح ممکن ہے؟ اور یہ کیا تمام مریضوں پر ... کرونک مریضوں پر اثر انداز ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ سب لوگ ذرا متوجہ ہوں گے دنیا میں اربوں کھربوں چیزیں ہیں اربوں کھربوں چیزیں ہیں کوئی ایک چیز ایسی بتادیں گے جو بے رنگ ہوتی ہے ایک چیز ہوا ہے نہیں ہوا تو آپ نے دیکھی نہیں ناں نہ ہوا تو گرین رنگ کی ہوتی ہے پانی کا اپنا رنگ ہے (کوئی رنگ نہیں ہے پانی کا) پانی کا رنگ تو نہیں ہے پانی کے رنگ کا نام نہیں ہے سفید نہیں ہے سفید ہوتی ہے لیکن پانی بغیر رنگ کے ہے چاہا نہیں جاتا نہیں بھائی نہیں، پانی کا اپنا رنگ ہے بات یہ ہے کہ ہم اسے نہیں کہہ سکتے کہ سفید ہے موتی جیسا ہے سیپ جیسا ہے لیکن رنگ ہے وہ پانی کا رنگ ہے اب اس کا ہم نام نہیں رکھتے جیسے پیلا، ہرا، لال، سفید اچھا جاں تک ہوا کا تعلق ہے ہوا چونکہ دیکھی نہیں گئی ہے تو ویرن چیزوں میں آپ بتائیں جو چیز دیکھتے ہیں آپ اس میں سے رنگ بتا دیجئے ایک انسان دیکھتے انسان ہے ہاں سے چلے آپ سر کے بال ... رنگ کے چہرے کا رنگ زبان کا رنگ تالو کا

رنگ دانت کا رنگ نرخر کا رنگ پھیپھڑوں کا رنگ دل کا رنگ دل کا رنگ والو کا رنگ گردوں کا رنگ، پتہ کا رنگ مٹانہ کا رنگ اوجھڑی کا رنگ کھال کا رنگ ڈیوں کا رنگ دانتوں کا رنگ ناخنوں کا رنگ کتنے رنگوں کا مرکب ہو گیا انسان آپ بتائیے کتنے رنگ آگئے؟ خون کا رنگ پیشاب کا رنگ پاخانہ کا رنگ تو کوئی چیز ہے رنگ نہیں ہے آپ نہیں بتا سکتے ہیں تو امریکہ میں بڑا لمبا ایک جھگڑا ہو گیا تھا ٹی وی پر میرا اس طرح تھا میں نے چیلنج کر دیا تھا وہاں تو ایک سو دس فون آئے تھے اور بڑا وہاں شور مچ گیا تھا لمبا چوڑا حساب کتاب ہو گیا تھا کوئی یہ ثابت نہیں کر سکا تھا بڑے بڑے سائنٹسٹس میں نے کہا کہ بتاؤ ایک بتاؤ، ایک تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ زمین کے اوپر موجود یا آسمان کے اوپر موجود کوئی چیز جب ہے رنگ نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے زندگی رنگ کے علاوہ کچھ نہیں ہے اب اس رنگ کی افادیت یہ ہے کہ اس رنگ کی مقداریں ہوتی ہیں اس رنگ میں فریکوئنسی ہوتی ہے اس رنگ کی طول موج ہوتی ہے اس رنگ میں وزن ہوتا ہے اب مثلاً سرخ رنگ اب اس میں دماغ میں وزن محسوس ہوتا ہے نیلا رنگ اب اس میں اور طرح کا اچھا لگتا ہے برا رنگ اس میں ہلکا پن ہوتا ہے صرف دیکھنے سے آپ کی کیفیات تبدیل ہو جاتی ہیں تو جب کوئی چیز ہے رنگ نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رنگوں کے توازن میں اگر کمی بیشی ہو جائے تو آدمی بیمار ہو جائے گا تو الحمد للہ! اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ، اور پیر و مرشد کے فیض کے ساتھ میں نے اس پر ریسرچ کی، کتابیں لکھیں اور جب میرے پاس کوئی مریض آتا ہے میرے پاس یا میرے نمائندوں کے پاس تو وہ رنگ کا توازن معلوم کرتے ہیں کہ کس آدمی میں کس رنگ کی کمی ہو گئی ہے کس آدمی میں کس رنگ کی زیادتی ہو گئی ہے تو وہ کمی زیادتی کو سامنے رکھ کر آپ اس رنگ کو اعتدال میں لانے کی کوشش کرتے ہیں اور آپ یقین کریں ہر شمار لوگوں کو فائدہ ہوا ہے ہر شمار

(کینسر کا علاج کس طرح کریں گے؟)

کینسر ایک مرض ہے پتہ تو یہ دیکھنا ہوگا کہ کینسر ہوتا کیوں ہے؟ کینسر آج کل ایک عام مرض ہے کینسر، گردے کے امراض، جگر کے امراض یہ عام ہیں ٹی بی عام ہیں اس وقت سب سے زیادہ خطرناک مرض کینسر ہے ہماری تھیوری کے مطابق ہم یہ نہیں کہتے کہ ہم بالکل عقل کل ہیں ہمارے تھیوری کو کوئی چیلنج نہیں کر سکتا ہماری تھیوری کے مطابق انسانی جسم میں اگر سرخ رنگ کی اتنی زیادہ بہتات ہو جائے کہ اس سرخ رنگ کی پیٹ سے جسم کا کوئی حصہ جھلس جائے اور اس جسم کے جھلسے ہوئے حصے میں یعنی ٹشوز میں کوئی جراثیم پیدا ہو جائے وہ کینسر بن جاتا ہے ابتدائی اسٹیج میں ہم نے کوشش کی ہے الحمد للہ! اللہ نے شفا دی لیکن ابھی تک ہم اس میں کامیاب نہیں ہو سکے جو کیس خراب ہو گئے وہ ٹھیک نہیں ہوئے البتہ اتنا ضرور

□□ □□ ان□□یں ب□□ت زیاد□□ تکلیف س□□ تھوڑی سی راحت مل گئی□□ تھوڑا سا آرام ملا □□□

(.....)

ن□□یں دیکھئے□□ دیکھئے□□ بات ی□□ □□ اب مثلاً□□ میں خود شوگر پيشنٹ □□وں□□ تو میں اپنا روحانی علاج بھی کرتا □□وں□□ ساتھ ساتھ دوا بھی کرتا □□وں□□

(ایک علاج پ□□ اکتفا کریں ناں ... یا روحانی علاج پ□□ یا میڈیکل علاج پ□□)

ن□□یں میڈیکل سائنس ک□□ ساتھ ساتھ اگر آپ دعا بھی کریں □□ مثلاً□□ م□□ ی□□ ک□□ت□□
□□ صاحب فلاں چیز پڑھ ک□□ الل□□ س□□ دعا کرو الل□□ تعالیٰ آپ کو شفا د□□ گا□□ تو
میڈیکل سائنس اس کو منع ن□□یں کرتی ک□□ آپ الل□□ ک□□ کلام کا س□□ارا لیکر دعا
کرلیں□□

(..... سوال)

..... دیکھئے□□ معاف کیجئے□□ گا اس وقت میر□□ پاس

ایک صاحب ن□□ سوال کیا ک□□ نماز میں یکسوئی ن□□یں □□وتی□□ یکسوئی س□□ نماز
پڑھنے□□ کا کیا طریقہ □□؟ پ□□لی بات تو ی□□ □□ یکسوئی □□میش□□ و□□اں □□وتی □□
ج□□اں آدمی کو دلچسپی □□وتی □□□□ نماز میں جو □□م سورتیں پڑھتے □□یں چھوٹی
چھوٹی سورتیں □□یں□□ ان سورتوں کا اگر ترجمہ□□ یاد کرلیں اور نماز پڑھتے□□ وقت
اس ک□□ ترجمہ□□ پر غور کریں تو نماز میں انشاء الل□□ یکسوئی مل□□ گی□□ □□وت□□ ی□□ □□
ک□□ □□م جو نماز میں سورتیں پڑھتے □□یں اس کا □□میں ترجمہ□□ ن□□یں آتا□□ تو جب
ترجمہ□□ ن□□یں آتا تو ظ□□ر □□ دھیان ادھر ادھر بھٹکتا □□□□ مثلاً اب الحمد لل□□ رب
العالمین ... سب تعریفیں الل□□ ک□□ لئ□□ □□یں جو عالمین کا رب □□□□ تو اب ی□□
آٹومیٹک جب آپ کو ترجمہ□□ آئے□□ گا تو خود بخود آپ کا ذ□□ن اس طرف جائ□□ گا ک□□
الل□□ ایک عالم کا رب ن□□یں □□ عالمین کا رب □□□□ مثلاً الل□□ کی طرف ذ□□ن جائ□□
گا ... اهدنا الصراط المستقیم ... تو میرا تجربہ□□ ی□□ □□ ک□□ نماز میں جو سورتیں
پڑھی جاتی □□یں ان کا ترجمہ□□ یاد □□ونا چاہیئے□□ اور نماز پڑھتے□□ وقت اس ترجمہ□□ پر
غور و فکر کرنا چاہیئے□□ ک□□ ی□□ الل□□ تعالیٰ کیا فرماتا □□□□ چونکہ□□ جب □□م الل□□ تعالیٰ
ک□□ ارشاد کی طرف غور و فکر کریں گ□□ تو □□مارا ذ□□ن دوسری طرف ن□□یں جائ□□
گا□□ ی□□ ب□□ت آسان طریقہ□□ جو میر□□ تجربہ□□ میں آیا و□□ ی□□ □□□□

دوسرا سوال ی□□ □□ جی ک□□ قبر کا عذاب□□ قبر کا عذاب ب□□ جان جسم کو کیس□□
دیا جاتا □□؟

قبر کا عذاب یا قبر کا ثواب ی□□ ثابت □□ احادیث س□□ ک□□ اچھی روح □□وتی □□ و□□
جنت کی کھڑکی کھل جاتی □□□□ جن لوگوں ک□□ اعمال اچھے□□ ن□□یں □□وت□□ ان کو
عذاب دیا جاتا □□□□ ی□□ اصل میں قرآن پاک ک□□ حساب س□□ الل□□ تعالیٰ ن□□ فرمایا ...

وما ادرك وما عليين ... وما ادرك وما سجين ... ا پیغمبر! آپ کیا سمجھ کے
 اعلیٰ مقام کیا ہے؟ اور آپ کیا سمجھ کے سچین کے جہاں گنہگار لوگ رہتے
 ہیں ان کا مقام کیا ہے؟ آپ فرمادیجئے کتاب المرقوم یہ ایک لکھی ہوئی کتاب
 ہے موجود سائنسی دور میں اگر کتاب المرقوم کا مفہوم ، ترجمہ تو یہ ہے
 لکھی ہوئی کتاب اگر کتاب المرقوم کا مفہوم ویڈیو کیمرہ سے لے لیا جائے تو یہ
 قبر کا عذاب ثواب جو ہے بت آسانی سے سمجھ میں آجاتا ہے یعنی ہر انسان
 کے کاندھوں پر دو فرشتے ہیں جن کو کراماً کاتبین کے آجاتا ہے اور وہ ریکارڈ
 کرتے رہتے ہیں اور ان ریکارڈوں کو قبر میں دکھا دیا جاتا ہے معزز حاضرین
 بت آپ کا شکریہ! اللہ تعالیٰ آپ کو اور مجھے اچھے کام کرنے کی توفیق عطا
 فرمائے میں نے جو کچھ عرض کیا ہے آپ نے سنا اگر کسی صاحب کی کسی
 بھی طرح دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں میں آپ
 سے عرض کردوں میں عمر کے لحاظ سے بھی اور ویسے بھی بت زیادہ، میرا
 خیال ہے ایک گھنٹہ تو ہو گیا ہوگا

.....دعا

..... بسم اللہ

اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست ہے یاں ہم سب لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے اللہ کے
 رسول محمد رسول اللہ کی باتیں سننے کے لئے جمع ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ
 ہماری حاضریوں کو قبول فرمائیں جو کچھ ہم نے اچھی باتیں سنی ہیں اللہ
 تعالیٰ ان پر ہم کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں
 پریشانیوں سے نجات دے جو بیمار ہیں ان کو صحت عطا فرمائیں ہماری
 اولادوں کے جو حقوق ہم پر ہیں ان کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اللہ
 تعالیٰ ہمارے رزق میں برکت عطا فرمائیں ہمیں تفرقوں سے نجات دے اللہم
 ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنا کوننا من الخاسرین ... رب
 اجعلنی مقيم الصلوة و من ذریتی ربنا وغفرلی و لوالدین اللہم ربنا
 اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار ... صلی اللہ تعالیٰ
 علی خیر خلق محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ... برحمتک یا ارحم الراحمین ...
 آپ سب حضرات کا بت شکریہ! اللہ حافظ (اختتام)